صاحب اور پی پی پی کے درمیان پنجاب اور مرکز کے اقتدار پر سمجھوتہ موجود ہے تو کس سیاسی ضرورت کے ساتھ ایم کیو ایم سے راہ ورسم بڑھاتے ہیں۔ اس سے تو ق لیگ سے راضی نامہ کر لینا ہزار درجہ بہتر تھا۔ ق لیگ نے پی پی پی سے اتحاد کر کے کوئی قومی ضرورت پوری نہیں کی ہے۔ ان کا درد دوسرا تھا۔ وہ اپنے نورچشم کو ظفر قریشی سے چھڑانا چاہتے تھے اور اس کی تفتیش سے اسے نکلوا کر اپنے اتحاد کی آدھی قیمت وصول کر چکے ہیں مگر ن لیگ کس درد کی دوا کیلئے نائن زیرو کو مطاف بنا بیٹھی ہے؟

گرینڈ الائنس، مگر کس کے خلاف؟ مولانا فضل الرحمٰن ن لیگ کو اس راہ میں رکاوٹ فرماتے ہیں۔ مگر یہ نہیں فرماتے کہ پی پی پی کے ساتھ پیار اور اقتدار کا جھولا (۴) چار سال تک جھولنے کے بعد اب اسی کے خلاف گرینڈ الائنس کی کیا حاجت پیدا ہوگئی ہے جبکہ ''اندر خانے'' کئی گفتنی و ناگفتنی رابطے موجود ہیں۔ مولانا سیاست میں صاحب طرز سیاستدان ہیں۔ ہم ان کے طرز سیاست کی داد دیتے ہیں۔

امریکی دسیسہ کاریاں، بھارتی چالاکیاں اور ہماری مجبوریاں

امریکہ نے اپنی روائتی طوطا چشمی کا نیا کھیل شروع کر دیا ہے۔ امداد جس کا نصف سے زائد اس کے ٹریز ہی کھا جاتے تھے، بند کر لی ہے۔ الحمدللہ۔ اللہ کرے دنیا کی ساری اقوام ہماری امداد بند کر دیں تا کہ ہم خوئے گداگری سے باز آ جائیں۔ ہم یہ اس لئے کہتے ہیں کہ امداد کچھ تو معطی ہی ایک ہاتھ سے دے کر دوسرے سے لے لیتے ہیں، جو باقی بچتی ہے وہ سیاستدان، سرکاری اہل کار اور ٹھیکیدار ہڑپ کر جاتے ہیں اور قرض قوم کے سر چڑھ جاتا ہے۔ مشرف نے اپنی نالائقی سے بزدلی دکھائی اور خواہ مخواہ پرائی لڑائی مول لی۔ الٹی آنتیں گلے کو، اب ہم اس پرائی لڑائی کو اپنی کہنے پر مجبور ہیں۔ امریکہ افغانستان سے جانے کیلئے نہیں آیا۔ وہ چین کو محاصرے میں کیا لے گا۔ وہ صرف اور صرف پاکستان کے ایٹمی اثاثہ جات کے قریب رہنا چاہتا ہے اور یہی شیطانی سوچ اسے یہاں لائی ہے کہ جونہی موقع ملے، وہ ہم پر حملہ کر دے گا۔

اگر وہ ایبٹ آباد میں سٹریٹجک ایکشن کر سکتا ہے اور یرقان کیلئے جعلی انسدادی مہم ہمارے ہی ڈاکٹر کے ذریعے کامیابی سے مکمل کر سکتا ہے تو اس سے کچھ بھی بعید نہیں ہے۔

یہ امر ہماری سنجیدہ فکر کا طالب ہے کہ وہ بے نام امریکیوں کیلئے ہم سے ان گنت ویزے کیوں مانگتا ہے اور ہم اتنے بے بس ہیں کہ ہم ویزے دے رہے ہیں۔ وہ ہمارے زمینی راستوں سے انڈیا کو افغانستان تک رسائی